جوانی میں عبادت کے فضائل

18-October-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

شَہنشاہِ خُوش خِصال، سُلطانِ شیریں مَقال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا بے شک اللہ پاک نے ایک ایسا فِرِشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فُلاں بن فُلاں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر (اِس وَقت) دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

---

1 . . . مسندِ بزّار، الجزء الرابع عشر، مسند عمار بن یاسر، ابن الحمیری عن عمار، ۲۵۴/۴، حدیث: ۱۴۲۵

مَدَنی پھول: جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع **"جوانی میں عبادت کے فضائل"** ہے۔

عُموماً اَیّامِ جوانی میں بے فکری و بے پروائی اور ان حَسین لمحات کی بے قدری بڑھاپے میں پچھتاوے کا سبب بنتی ہے۔ لہٰذا جب تک جوانی باقی اور صحت سَلامت ہے تو اس کو زِیادہ سے زِیادہ عبادت میں گُزارنا بہت ضروری ہے۔

عبادت گزار نوجوان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صفحہ نمبر 320 پر ہے: ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے ایک نوجوان کو آبادی اور لوگوں سے الگ تھلگ

اکیلا جنگل میں عبادت کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے سلام کیا،اس نے جواب دیا۔ پھر میں نے اس سے کہا:اے نوجوان !تم ایسی وِیران جگہ میں (کیوں) ہو، جہاں تمہارا کوئی مدد گار ہے،نہ ساتھی؟اس نے کہا: کیوں نہیں،میرے رَبّ کریم کی قسم!میرا مدد گار بھی ہے اور ساتھی بھی۔میں نے پُوچھا:(تمہارا)مدد گار و ساتھی کہاں ہے؟اس نے جواب دیا:وہ اپنی عزّت کے ساتھ مجھ پر بزرگی رکھتا ہے،اپنے عِلْم و حکمت کے ساتھ،میرے ساتھ ہے،اپنی ہدایت کے ساتھ میرے سامنے اوراس کی نِعْمت وعظمت میرے دائیں بائیں ہے۔جب میں نے یہ کلام سُناتو عرض کی:کیا آپ مجھے اپنی صُحبت اِختیار کرنے کی اجازت دیں گے؟تو وہ کہنے لگا:آپ کی رفاقت(صحبت) مجھے عبادت سے غافِل کر دے گی اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا،(کیونکہ) مشرق سے مغرب تک زمین کا بادشاہ میرے لئے کافی ہے۔میں نے پُوچھا:آپ کو اس جگہ میں گھبراہٹ نہیں ہوتی؟اس نے مجھے جواب دیا:جس کا حبیب وانیس(دوست)،اللہ کریم ہو،اُسے کیونکر گھبراہٹ ہوگی؟میں نے پُوچھا:کھانا کہاں سے کھاتے ہیں؟جواب دیا:جب میں چھوٹا تھاتو اُس نے اپنے لُطف وکرم سے ماں کے پیٹ میں بھی مجھے غِذادی اوراب جبکہ میں بڑاہوگیاہوں توکیااب وہ مجھے رزق نہیں عطافرمائے گا،میرے لئے اس کے پاس مُقرَّرشُدہ رِزق ہے اوراس کاوَقْت بھی لکھاہوا ہے۔

پھرمیں نےاُس سے دُعاکی دَرْخواست کی تواس نے مجھے یُوں دُعادی:اللہ کریم آپ کی آنکھوں کواپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائے،آپ کے دل کواپنے خوف سے بھر دے اور آپ کوان لوگوں سے نہ بنائے،جو اس کے غیر میں مشغول ہوکرعبادت سے غافل ہوجاتے ہیں۔اس کے بعدجب وہ جانے کے لئے کھڑاہواتو میں نے اس کے قریب جاکرعرض کی:اے میرے بھائی!پھرکب آپ سے مُلاقات ہوگی؟تو وہ مُسکرا کر کہنے لگا:آج کے بعد دنیامیں توآپ سے مُلاقات نہ ہوگی۔ہاں!بروزِقیامت جب سب لوگ جمع ہوں گے تو اگر آپ مجھ سے ملناچاہیں تو دِیدارِالٰہی کرنے والوں میں مجھے تلاش کیجئے گا۔میں نے پُوچھا:آپ کو یہ کیسے

معلوم ہو گیا؟ جواب دیا: اُس کی عزّت کی قسم! اُسی کے سبب معلوم ہوا، کیونکہ میں نے اپنی آنکھ کو حرام کردہ چیزوں سے اور اپنے نَفْس کو خواہشات کے حُصُول سے باز رکھا اور اندھیری راتوں میں اس کی عبادت کے لئے علیحدگی اِختیار کی، (مجھے اُمید ہے کہ وہ مجھ سے خُوش ہو گا اور) اس کے بدلے وہ مجھے اپنا دِیدار کرائے گا۔ پھر وہ نوجوان غائب ہو گیا، اس کے بعد پھر کبھی اس سے مُلاقات نہ ہو سکی۔[1]

محبت میں اپنی گما یا الٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ میں اس نوجوان نے جوانی کے زمانے میں ہی دنیا سے رشتہ توڑ کر عبادت و رِیاضت میں خود کو مشغول رکھا اور شریعت کی حرام کردہ چیزیں دیکھنے سے باز رہا اور اکیلا اس جنگل میں رہائش اِختیار کر لی۔ اس حکایت میں بالخُصُوص ان اسلامی بہنوں کے لئے عِبرت کے بے شُمار مدنی پھول مَوجُود ہیں کہ جو اپنی جوانی کے نشے میں مدہوش رہتے ہوئے نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر گُناہوں میں مُلَوّث رہتی ہیں اور ربّ کریم کی ناراضی کا سامان کرتی ہیں۔ ایسوں کو چاہئے کہ جوانی کی اَہمیّت کو سمجھتے ہوئے اُس کے قیمتی لمحات کو فُضولیات میں برباد کرنے کے بجائے اللہ پاک کی عبادت میں گُزاریں کہ زِندگی میں جوانی کی نعمت صرف ایک ہی بار ملتی ہے۔

حکیم الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: صحّت، جوانی، مالداری اور

---

1 ...الروض الفائق، المجلس الحادی والثلاثون فی مناقب الصالحین، ص ۱۶۶-۱۶۷

زِنْدَگی کو ضائع نہ جانے دو، اِس میں نیک اَعمال کرلو کہ یہ نعمتیں بار بار نہیں ملتیں۔(مزید فرماتے ہیں:) جَوانی کھیل کُود میں ضائع کرکے بڑھاپے میں جبکہ اَعضاء بے کار ہوجائیں، کثرتِ عِبادت کی خواہش کرنا بے وقوفی ہے، جو(عمل) کرنا ہے، جَوانی میں کرلو کہ جَوان نیک آدمی کا بَہُت بڑا دَرَجہ ہے۔ (1)

پانچ(5) سُوالات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جوانی یقیناً اللہ کریم کی عَطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے کہ جس کی کوئی قیمت نہیں، ایک بار چلی جائے تو پھر اَربوں، کَھربوں روپے خَرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتی، اگر ہم نے دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی جوانی اللہ کریم کی اِطاعت وعِبادت میں گزاری ہو گی تو اِنْ شَآءَ اللہ بروزِ قیامت شرمندگی سے بچ سکیں گی، وَرنہ اس نعمت کی قدر نہ کرنے کے سبب شَدید ذِلَّت وخَواری اُٹھانی پڑ سکتی ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن جوانی سے مُتَعَلِّق بھی سوال کِیا جائے گا۔ چُنانچہ

شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ اس وَقْت تک قدم نہ اُٹھا سکے گا، جب تک اس سے پانچ (5) چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرلیا جائے: (1) عُمر کن کاموں میں گُزاری؟ (2) جَوانی کن کاموں میں گزاری؟ (3) مال کہاں سے کمایا؟ (4) کہاں خَرچ کیا؟ اور (5) اپنے عِلْم پر کہاں تک عمل کیا؟ (2)

جو خُوش نصیب اسلامی بہن اپنی جوانی کی قَدر کرتے ہوئے نَفْسانی خواہشات سے مُنہ موڑ کر صرف اللہ کریم کی رِضا کے حُصول کی خاطر اپنے شب وروز عِبادت ورِیاضت میں گزارتی ہے، تو وہ دُنیا وآخرت

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۶، ملخصاً

2 . . . ترمذی، کتاب صفة القیامة... الخ، باب فی القیامة، ۴/ ۱۸۸، حدیث: ۲۴۲۴

کی ڈھیروں بھلائیاں پالیتی ہے۔ آیئے! اِس ضِمن میں چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

عبادت گزار نوجوان کا مقام

﴿1﴾ ارشاد فرمایا: اپنی جوانی میں عبادت کرنے والے نوجوان کو، بُڑھاپے میں عبادت کرنے والے بُوڑھے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ جیسی مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تمام نبیوں پر۔[3]

بَہَتَّر (72) صِدِّیقین کے ثواب کا حقدار

﴿2﴾ ارشاد فرمایا: جس نوجوان نے دُنیا کی لذت اور اس کے عیش و عشرت کو چھوڑ دیا اور اپنی جوانی میں اللہ کریم کی فرمانبرداری کی جانب پیش قدمی کی تو، اللہ کریم اس خوش نصیب کو بَہَتَّر (72) صِدِّیقین کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔[4]

اللہ کریم کا حقیقی بندہ

﴿3﴾ ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم اپنی مخلوق میں اس خُوبصورت نوجوان کو سب سے زِیادہ پسند فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی اور حُسن و جمال کو اللہ کریم کی عبادت میں صَرف کر دیا، اللہ کریم فرشتوں کے سامنے ایسے بندے پر فَخر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ "یہ میرا حقیقی بندہ ہے۔"[5]

3...الترغیب فی فضائل الاعمال وثواب ذلک، ص٧٨، حدیث: ٢٢٨

4...کنزالعمال، کتاب المواعظ والرقائق...الخ، الفصل الاول، الترغیب الاحادی من الاقوال، الجزء: ٨، ١٥/ ٣٣٢، حدیث: ٤٣٠٩٩

5...کنزالعمال، الفصل الاول، کتاب المواعظ والرقائق والخطب و الحکم، الترغیب الاحادی من الاقوال، الجزء: ٨، ١٥/ ٣٣٢، حدیث: ٤٢٠٩٦

اللہ کریم کا محبوب بندہ

﴿4﴾ ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم اس نوجوان سے مَحَبَّت فرماتا ہے کہ جس نے اپنی جوانی کو اللہ پاک کی فرمانبرداری میں مٹادیا ہو۔[1]

تُو اپنی وِلایت کی خَیرات دیدے　　　مِرے غَوث کا واسِطہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ جوانی کی قدر کرنے والوں پر اللہ کریم کیسا خاص فَضْل و کرم فرماتا ہے کہ انہیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمالیتا ہے۔ لہٰذا جوان اسلامی بہنوں کی خِدمت میں عرض ہے، کہ اگر بُڑھاپے میں سُکون و اِطْمینان والی زندگی گُزارنے کی خواہشمند ہیں تو نعمتِ جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے اس ختم ہونے والی دُنیا کے پیچھے بھاگنے کے بجائے اپنے نَفْس کو عبادت و رِیاضت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگرچہ یہ بے حد دُشوار ہے، کیونکہ جوانی میں اُمیدیں اور خواہشات عُروج پر ہوتی ہیں، لیکن اگر ہم دیگر مُعاملات کے ساتھ ساتھ حُضُورِ اَکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرتے ہوئے آپ کی عِبادت ورِیاضت سے سجی پاکیزہ زندگی کے مطابق عمل کریں گی، تو اِنْ شَآءَ اللہ ہماری زندگی میں بھی مدنی بہاریں آجائیں گی۔

آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذوقِ عبادت

حضرت سَیِّدُنا عطا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اور میرے ساتھ حضرت سَیِّدُنا اِبْنِ عمر اور

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، عبدالملک بن عمر بن عبدالعزیز، ۵/۳۹۴، حدیث: ۷۴۹۶

حضرت سَیِّدُنا عُبید بن عَمْرو رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: ہمیں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں حیرت میں ڈالنے والی کوئی بات بتلائیے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا رو پڑیں اور ارشاد فرمایا: ایک رات رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: مجھے اِجازت دو کہ میں اپنے رَبّ کریم کی عبادت کرلوں۔ میں نے عرض کی: مجھے اپنی خواہش کے بجائے، آپ کا رَبّ کریم کے قریب ہونا زیادہ پسند ہے۔ چُنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر رونے لگے۔ پھر اچھی طرح وُضو کر کے قرآنِ کریم پڑھنا شُروع کیا تو دوبارہ اَشک باری فرمائی، حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھوں سے نکلنے والے آنسو زمین تک جا پہنچے۔ اِتنے میں مُؤذِّنِ رسول، حضرت سَیِّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتا دیکھ کر عرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ، آپ پر قُربان! کس چیز نے آپ کو رُلایا؟ حالانکہ آپ کے صَدقے تو اللہ کریم آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گُناہ بخشے گا، ارشاد فرمایا: کیا میں شُکر گزار بندہ نہ بنوں؟[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے بخشے بخشائے آقا، ہم گناہگاروں کو بخشوانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معصوم بلکہ معصوموں اور عبادت گزاروں کے سردار ہونے کے باوُجود کس قدر گریہ وزاری کے ساتھ اللہ پاک کی عِبادت کیا کرتے، حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت اس قدر بُلند و بالا ہے کہ اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالک

---

2 ... درّۃ الناصحین، المجلس الخامس والستون: فی بیان البکاء، ص ۲۵۳ - ۲۵۴

و مُختار بنایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ربِّ کریم کی عطا سے، اپنے اِختیار سے روزِ محشر بخشش سے نااُمید ہونے والے گنہگاروں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی شان بیان فرماتے ہیں:(بروزِ قیامت) سب سے پہلے میں (اپنے مزار مبارک سے) باہر تشریف لاؤں گا، جب لوگ جماعت کی صُورت میں آئیں گے تو میں ہی ان کا راہ نُما ہوں گا، جب وہ (قیامت کی ہولناکیوں کے سبب) خاموش ہوجائیں گے، تو میں ہی ان کا خطیب (یعنی خطبہ پڑھنے والا) ہوں گا، جب وہ روکے جائیں گے تو میں ہی ان کا سِفارش کرنے والا ہوں گا، جب وہ نااُمید ہوجائیں گے تو میں ہی انہیں خُوشخبری سُنانے والا ہوں گا۔ بُزرگی اور (اللہ پاک کے) تمام خزانوں کی چابیاں، اس دن میرے ہاتھوں میں ہوں گی اور میں اولادِ آدم میں اللہ پاک کے نزدیک سب سے زِیادہ بُزرگی والا ہوں گا، ایک ہزار (1000) خدمت گُزار میرے اِرْد گرد ہوں گے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! قُربان جایئے! اوَّلین و آخرین کے سردار اور اللہ پاک کی عطا سے مالک و مختار ہونے کے باوُجود بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شوقِ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ کثرتِ عبادت کے سبب قَدَمَینِ شریفین پر سُوجن کے نشانات ظاہر ہوجاتے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمّت کے گناہگاروں کی بخشش کی خاطر آہ و زاری فرمایا کرتے۔ اس میں بِالْخُصُوص ان اسلامی بہنوں کے لئے نصیحت کے مدنی پُھول مَوجُود ہیں کہ جن کا دل عبادت کی جانب مائل نہیں ہوتا اور وہ ساری ساری رات فُضُولیات میں برباد کردیتی ہیں، لہٰذا ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ خدارا! مُحْسِنِ انسانیت، غمخوارِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آنسوؤں کو یاد کیجئے، دُنیا و آخرت میں کامیابی پانے کیلئے اَحکامِ خُداوندی کی بجاآوری، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتوں کی پیروی اور اُخروی

1 ...دارمی، باب ما اعطی النبی من الفضل، ۱/۳۹، حدیث: ۴۸

اِنعامات پانے کی حرص میں خوب خوب نیکیاں کیجئے۔

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یادر کھئے! جوانی میں عبادت کی توفیق نصیب ہوجانا بہت بڑی نعمت ہے، کیونکہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی انسان، شیطان کی خطرناک چالوں ، نَفْس کی ناجائز خواہشوں، بُرے دوستوں کی صحبتوں، دُنیوی مُسْتقبل بہتر بنانے کی فکروں اور ختم ہوجانے والی دُنیا میں کھوکر دولت کمانے کے ناجائز طریقوں کے سبب گُناہ کرتا ہے اور عبادت و رِیاضت کی طرف مائل نہیں ہوپاتا۔ یاد رکھئے! ہمیں بہُت ہی تھوڑے وقت کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا ہے اور اس وَقفے میں قبر و حشر کے طویل ترین مُعاملات کیلئے تیاری بھی کرنی ہے، لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو اس تھوڑے سے وَقْت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر وحشر کی تیاری میں مشغول ہوجائے اور اپنا قیمتی وَقْت فُضُول کاموں میں برباد نہ کرے، کیونکہ معلوم نہیں کہ آئندہ لمحے وہ زِندہ بھی رہے گا یا موت اسے لمبے عرصے کیلئے گہری نیند سُلادے گی۔ لہٰذا جوانی اور زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے نیکیوں میں مشغول ہوجائیے۔

حدیثِ پاک میں اِرْشاد ہوتا ہے: پانچ(5) چیزوں کو پانچ(5) سے پہلے غنیمت جانو: ''بُڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تَنْدُرُستی کو، فقیری سے پہلے اَمیری کو، مَصروفیت سے پہلے فُرصَت کو اور موت سے پہلے زِنْدَگی کو۔''[2] اگر ہم بھی اپنی جوانی کو غَفْلت میں گنوانے کے بجائے قبر وآخرت کی تیاری میں مشغول ہوجائیں گی تو اس کی بر کت سے نہ صرف ہماری دُنیا بہتر ہوگی بلکہ قَبْر میں بھی ربِّ کریم کی نَوازشوں کی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

2۔۔۔مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیْح،کتاب الرقاق، الفصل الثانی، ۲/ ۲۴۵، حدیث: ۵۱۷۴

آیئے! اس ضمن میں ایک بہت ہی پیاری حکایت سنتی ہیں۔ چنانچہ

دو(2) جنّتوں کی خوشخبری

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں ایک نیک نوجوان مسجد میں مَشْغولِ عبادت رہتا تھا۔ جب اس کا اِنتقال ہو گیا تو (راتوں رات اس کے غسل اور کفن دفن کا انتظام کرنے کے بعد) صُبح جس وَقْت اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس کے والد کے پاس اس کے نیک بیٹے کے انتقال کی تعزیت کے سلسلے میں تشریف لے گئے، (تعزیت کر لینے کے بعد) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟ (کہ میں بھی اس کی نمازِ جنازہ وغیرہ میں شریک ہو جاتا) اُس نے عرض کی: اے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین! رات (کافی) ہو چکی تھی، (لہٰذا آپ کے آرام کے پیشِ نظر آپ کو بتانا مُناسب نہ سمجھا گیا) تو اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرْشاد فرمایا: مجھے اس نیک نوجوان کی قَبْر کے پاس لے چلو، لہٰذا اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھیوں کو (اس کی) قبر کے پاس لے جایا گیا، تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پُکارا: اے فُلاں! (اللہ پاک فرماتا ہے:)

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ (پارہ ۲۷، الرحمن: ۴۶)

اس (باعمل) نوجوان نے قبر کے اندر سے دو (2) مرتبہ جواب دیا: یا امیرَ المؤمنین! میرے رَبّ کریم

نے مجھے وہ دو جنّتیں عطا فرمادی ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ اس نوجوان نے اپنی ساری زِنْدگی گُناہوں سے بچتے ہوئے نیکیوں میں گزاری تو مرنے کے بعد یہ عبادت، اس کی بخشش ومَغْفرت کا سبب بنی اور جنَّت کی اَعْلٰی نعمتیں بھی نصیب ہوئیں۔ یاد رکھئے! یہ خوبصورتی وجوانی ختم ہونے والی دولت ہے اور اس پر غُرور وتَکَبُّر کرنا بیوقوفی ونادانی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! تندرستی وجَوانی پر اِتْرانے اور دن رات گُناہوں میں ضائع کرنے کے بجائے اِخْلاص واِسْتقامت کے ساتھ ذَوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت کا معمول بنائے رکھئے، ایسے میں اگر بُڑھاپا آگیا اور عبادت کی لگن بھی باقی رہی تو صِحَّت وہِمَّت نہ ہونے کے باوُجود اِنْ شَآءَ اللہ اِس حالت میں بھی جَوانی کی عبادتوں جیسا ثواب ملتا رہے گا۔ چُنانچہ

حضرت سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "جب بندہ (حالتِ اِسلام میں نیکیاں کرتے ہوئے) عُمْر کے اُس حصے میں پہنچ جائے کہ اُسے کسی چیز کے مُتَعلِّق (پہلے سے) علم ہونے کے باوُجود (بوقتِ ضرورت) وہ چیز یاد نہ رہے، تو اللہ کریم اُس کے نامۂ اَعمال میں وہ نیکیاں بھی لکھتا رہتا ہے، جو وہ اپنی صحّت کے زمانے میں کیا کرتا تھا۔[2] حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "جو بُوڑھا آدمی بُڑھاپے کی وجہ سے زِیادہ عبادت نہ کرسکے، مگر جوانی میں بڑی (خُوب) عبادتیں کرتا رہا ہو تو اللہ پاک

---

1 ...تاریخِ ابنِ عساکر، عمرو بن جامع بن عمرو بن محمد بن حرب، ۴۵/ ۴۵۰، رقم: ۵۳۲۰ ملتقطاً

2 ...مُسْنَدِ اَبِی یَعْلٰی، مسند انس بن مالک، عبداللہ بن عبدالرحمن الانصاری عن انس، ۳/ ۲۹۳، حدیث: ۳۶۶۶

اُسے مَعْذور قرار دے کر اُس کے نامہ اعمال میں وُہی جوانی کی عبادت لکھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مدنی انعامات"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جوانی میں عبادت کا جذبہ بڑھانے اور نفس و شیطان کی چالوں سے ہوشیار رہنے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے 8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "**مدنی انعامات**" پر عمل کرنا بھی ہے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 63 مدنی اِنعامات نیک بننے اور اپنے احتساب کا بہترین نُسخہ ہے۔ اور اپنا محاسبہ کرنے کے حوالے سے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا "اپنے نفس کا مُحاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا احساب لیا جائے اور وزن کئے جانے سے پہلے اپنے اعمال کا خود وزن کرلو اور بہت بڑی پیشی کے لیے تیار ہو جاؤ" (فیضان احیاء العلوم، ص۷۹)۔ لہٰذا وقت مقرّر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے (یعنی مَدنی انعامات کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا) رِسالے میں دیئے گئے خانے پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنی ذِمّہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیجئے نیز مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "جنت کے طلب گاروں کے لئے مَدنی گلدستہ" کے ذریعے دِیگر اسلامی بہنوں کو بھی "مَدنی انعامات" پر عَمَل کرنے کی ترغیب دِلایئے۔ ہر اِسلامی بہن اِنفرادی کوشش کرنے والے "مدنی اِنعام" پر عمل کرتے ہوئے ہر ماہ مدنی انعامات کے کم از کم 26 رسائل تقسیم کر کے اگلے ماہ وُصول کرنے کی بھی کوشش کیجئے۔ ہدف فی ذیلی حلقہ کم از کم 12 رسائل ہیں

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/۸۹

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی اِنعامات عمل کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا بہترین نُسخہ ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنے والوں سے اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بہت خوش ہوتے اور اُنہیں دُعاؤں سے نوازتے ہیں، ❁ مَدَنی اِنعامات پر عمل کی بَرَکت سے خَوفِ خُدا و عشقِ مُصْطَفٰے کی لازوال دَولت ہاتھ آتی ہے، ❁ مَدَنی اِنعامات کا یہ عظیم تحفہ (Gift) اَسْلافِ کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی یاد دِلاتا ہے، ❁ مَدَنی انعامات بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے نَقْشِ قَدَم پر چلتے ہوئے فِکرِ مدینہ یعنی اپنے اَعمال کا مُحاسَبہ کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔ ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے

نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ پرانا گولی مار ڈویژن "فیضِ مرشد" کی ایک اسلامی بہن کا دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی کا سبب کچھ یوں بنا کہ ایک اسلامی بہن نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ "نیک بننے کا نسخہ" یعنی مدنی انعامات کا رسالہ انہیں تحفہ میں دیا اور اس کا مطالعہ کرنے اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے اسے پُر کرنے کا ذہن دیا، انہوں نے نیّت کرلی کہ روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کے رسالے کو ضرور پُر کروں گی، جب ان نئی اسلامی بہن نے مدنی انعامات کے رسالے میں دیئے ہوئے سوالات پڑھے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ اس میں ایسی ایسی نیکیوں کی ترغیب دلائی گئی تھی کہ جن سے وہ یکسر غافل تھیں، اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے مدنی انعامات پر عمل کو اپنی زندگی کا معمول بنالیا، جس کی برکت سے انہیں نمازوں کی پابندی نصیب ہوئی، نیکیوں سے محبت ہوئی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ مُبلِّغہ دعوتِ اسلامی کی حیثیّت سے مدنی کاموں

میں ترقی و عروج کے لیے کوشاں ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو ترقی و عروج عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ (انوکھی کمائی ،ص۲۷)

"اگر آپ کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں مدنی بہار مکتب پر جمع کروادیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبادت کی بَرَکت سے بُڑھاپے میں بھی جوان

حضرت سَیِّدُنا علامہ زَیْنُ الدِّین عبدُالرَّحمٰن اِبْنِ رَجَب حَنْبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جوانی میں عبادت کرنے سے مُتَعَلِّق بہت پیاری بات ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے اللہ کریم کو اس وَقْت یاد رکھا، جب وہ جوان اور تَنْدُرُسْت تھا، اللہ کریم اُس کا اُس وَقْت خیال رکھے گا، جب وہ بُوڑھا اور کمزور ہو جائے گا اور اُسے بُڑھاپے میں بھی اچھی قُوَّتِ سَماعَت (سننے کی قوت)، بَصارت (دیکھنے کی قوت)، طاقت اور ذِہانت عطا فرمائے گا۔ حضرت سَیِّدُنا ابُوالطیب طبری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سو(100)سال سے زِیادہ عمر پائی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذِہنی و جسمانی لحاظ سے تَنْدُرُسْت اور طاقت ور تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے صِحَّت کا راز پُوچھا تو ارشاد فرمایا: ”میں نے جوانی میں اپنی جسمانی صَلاحیتوں کو گُناہ سے محفوظ رکھا اور آج جب میں بُوڑھا ہو گیا ہوں تو اللہ کریم نے انہیں میرے لئے باقی رکھا ہے۔ جبکہ حضرت سَیِّدُنا جنید بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بُوڑھے شخص کو دیکھا جو بھیک مانگ رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس شخص نے

جوانی میں اللہ کریم کے حُقُوق کو ضائع کیا تو اللہ پاک نے بُڑھاپے میں اس کی قُوَّت کو ضائع فرمادیا۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم کے نیک بندوں نے اپنی جوانی کے گلشن کو عبادت وریاضت کے پانی سے سیراب کیا اور گُناہوں سے بچتے رہے، تو اللہ کریم نے بُڑھاپے میں بھی ان پر جوانی کے اثرات باقی رکھے۔ مگر افسوس! ہماری نوجوان نَسْل عبادت وتِلاوت میں مشغول رہنے کے بجائے موبائل فون، اِنْٹرنیٹ، سوشل میڈیا (Social Media) اور ٹی وی کے غلط اِسْتعمال کے سبب اپنا قیمتی وَقْت بے دَرْدی وبے فکری کے ساتھ برباد کرتی نظر آتی ہے۔ موبائل فون جدید ٹیکنالوجی کا ایک حصّہ ،وَقْت کی ضرورت اور رابطے کا اَہَم ذریعہ ہے۔ جہاں یہ ہمارے لیے مُفید ہے، وہیں اس کا غلط اِسْتعمال بہت سے نُقْصانات کا باعث بھی بن رہا ہے۔ ہمارے اسکول وکالج کے وہ طلبہ وطالبات جنہیں ہم مُسْتقبل کے معمار کہتے ہیں، وہ بھی اس بُری آفت کا شکار ہوچکے ہیں، کوئی گیمز کا دیوانہ ہے تو کوئی فلمی گانوں کا مَتْوالا، کسی کا میموری کارڈ حَیاسوز ویڈیوز سے بھرا ہوا ہے تو کوئی نائٹ پیکیجز سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ساری ساری رات فُحش گفتگو میں گُزار رہا ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ، دورِ جدید کی اَہَم اور مُفید اِیجاد ہے اس کے دِینی اور دُنیوی بے شُمار فوائد ہیں، مگر اس کے ذَریعے نوجوانوں میں بہت سی بُرائیاں عام ہوتی جارہی ہیں۔

انٹرنیٹ ایک چُھری کی مانند ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں طرح ہی استعمال ہے ، مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال زیادہ ہے، انٹرنیٹ پر موجود، بے حیائی سے پُر مضامین اور کہانیاں، گندی تصویریں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بے ہودہ فلموں، ڈراموں نے نوجوان نسل کے اَخلاق وکردار، عادات واطوار کو تباہ وبرباد کردیا ہے، ساری ساری رات اِنْٹرنیٹ پر بڑی بے دردی کے

1 ۔۔۔مجموعہ رسائلِ ابنِ رجب، قولہ یحفظک، ۳/۱۰۰ ملخصاً

ساتھ اپنا پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرنا، جھوٹ بولنا، لوگوں کو دھوکہ دینا Black Mailing جیسی برائیاں ہمارے معاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جارہی ہیں، پہلے تو انٹرنیٹ کا استعمال صرف کمپیوٹر تک محدود تھا، مگر جب سے یہ سہولت موبائل پر موجود ہوئی تو چھوٹی عمر کے بچے بھی اس کا استعمال کرکے اپنا مستقبل ضائع کررہے ہیں۔ اس بیماری میں مبتلا نوجوان تعلیم سے محروم ہوکر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے، اَخلاق و تمیز کھو کر معاشرے میں ذلیل وخوار ہوتے نظر آرہے ہیں۔ خدارا! غفلت سے بیدار ہوجایئے اور اپنی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی اَولاد کی اِصلاح کا بھی ذِہن بنایئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! نیکیوں میں دل لگانے کی کوشش کیجئے اور کسی گُناہ کو چھوٹا سمجھ کر ہر گز نہ کیجئے، کیونکہ ایک گناہ کئی بُرائیوں کا مجموعہ ہوتا ہے، یعنی مزید دس (10) بُرائیاں اپنے ساتھ لاتا ہے جیسا کہ

گُناہ کے دس (10) نُقصانات

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: گُناہ اگرچہ ایک ہی ہو، اپنے ساتھ دس (10) بُری خصلتیں لے کر آتا ہے ﴿1﴾ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ کریم کو غضب دِلاتا ہے، حالانکہ وہ (رَبّ کریم) اس بندے پر (غَضَب فرمانے کی) قُدرت رکھتا ہے ﴿2﴾ وہ (یعنی گُناہ کرنے والا) اِبلیس لَعِین (یعنی شیطان ملعون) کو خوش کرتا ہے ﴿3﴾ جنّت سے دُور ہوجاتا ہے ﴿4﴾ جہنّم کے قریب آجاتا ہے ﴿5﴾ وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے ﴿6﴾ وہ اپنے دل کو ناپاک کربیٹھتا ہے، حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے ﴿7﴾ وہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو تکلیف دیتا ہے ﴿8﴾ وہ

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُن کے روضۂ مُبارَکہ میں ناراض کرتا ہے ﴿9﴾ زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو (اپنی) نافرمانی پر گواہ بنا لیتا ہے ﴿10﴾ وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربِّ کریم کی نافرمانی کرتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ گُناہ اگرچہ ایک ہی ہوتا ہے، مگر اس کی وجہ سے انسان دس (10) بُرائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی گُناہ ہو جائے تو فوراً ربّ کریم کی بارگاہ میں سچی توبہ کیجئے۔ اَفْسوس! صد افسوس! بعض نادان اسلامی بہنیں فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا ہو کر لمبی لمبی اُمیدیں باندھے، غفلت کی چادر تانے شرعی اَحکام کو پَسِ پُشت ڈال کر توبہ کے مُعاملے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے خُود کو اس طرح دِلاسے دیتی ہیں کہ "میں تو ابھی تندرست اور جوان ہوں"، یُوں جھوٹی اور کھوکھلی اُمیدوں کے سہارے زِندہ رہتی ہیں، پھر جیسے جیسے جوانی کا زَوال شروع ہوتا ہے تو بُڑھاپا بھی اپنی جڑیں مَضبوط کرتا چلا جاتا ہے، پھر جا کر ایسوں کو ہوش آتا ہے کہ اب تو مجھے توبہ کر کے خُود کو گُناہوں سے بچانے اور اللہ کریم کی خُوب خُوب عبادات بَجالانے کا پکّا اِرادہ کرنا چاہئے۔ پھر اگرچہ بَسا اوقات ہمت کر کے نیکیاں کرنے میں کامیاب ہو بھی جاتی ہیں، مگر جوانی کی بہاروں کو یاد کر کے خُوب دِل جَلاتی اور اَشک بہاتی ہیں کہ اے کاش! میں اپنی جوانی کو عبادت و رِیاضت میں بسر کر لیتی، مگر آہ! جوانی تو کسی گزرے "**کل**" کی طرح جا چکی اور اب پلٹ کر کبھی واپس نہیں آئے گی۔

مجلس مدنی انعامات

---

1 … بحر الدموع، الفصل الثاني: عواقب المعصية، ص ۳۰-۳۱

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور نیکیوں کی راہ پر لانے کیلئے مصروف عمل ہے اسی مدنی کام کو مزید بڑھانے کیلئے کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کوشاں ہے ،انہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض و سنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دَسْتُورُ الْعَمَل بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقے میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ کریم کے فضل و کرم سے جَنَّتُ الْفِردَوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نیَّت کرتی ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گی بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بلاشبہ عقلمند وہی ہے جو زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے گُناہوں سے توبہ کرلے اور اپنی بقیہ زندگی زِیادہ سے زِیادہ عبادتِ الٰہی میں گزارتی رہے، بِالْخُصُوص جوانی میں توبہ میں ہر گز دیر نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ اللہ پاک کو جوانی کی توبہ بہت پسند ہے، جیسا کہ

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ الشَّابَّ التَّائِبَ یعنی جوانی میں توبہ کرنے والا شخص، اللہ کریم کا محبوب ہے۔(1) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الشَّابِّ التَّائِبِ یعنی اللہ کریم کو توبہ کرنے والے نوجوان سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔(2)

نوجوانوں کی اِصلاح اور دعوتِ اسلامی کا کردار

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اِس پُرفِتَن دَور میں سُنّتوں سے دُور، حِرص و لالچ کے نشے میں چُور اور نفس و شیطان کے ہاتھوں مجبور ہو کر گُناہوں کے سیلاب میں بہنے والوں کی اِصلاح اور اَخلاقی تَربیت کیلئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے مختلف مدنی تَربیتی کورس بھی ہوتے ہیں آپ بھی وقت نکال کر ان کورسز میں ضرور شرکت کریں اور اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کا سامان کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(3)

1...کنز العمال، کتاب التوبۃ، الفصل الاول فی فضلھا والترغیب فیھا، الجزء: ۴، ۲/۸۷، حدیث: ۱۰۱۸۱

2...کنز العمال، حرف المیم، کتاب المواعظ والحکم، الترغیب الاحادی من الاکمال، الجزء: ۱۵، ۸/۳۳۲، حدیث: ۴۳۱۰۱

3...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے کھانا کھانے کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: (1) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی راتیں **مسلسل فاقہ** فرماتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ خانہ کو رات کی روٹی مُیَسَّر نہ آتی اور اکثر جو کی روٹی کھاتے۔ (ترمذی،کتاب الزھد، ۴/۱۶۰، حدیث: ۲۳۶۷) (2) ارشاد فرمایا: میرے ربِّ کریم نے میرے لئے ارشاد فرمایا: میرے واسطے مکّہ مُکرَّمہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے، مگر میں نے عرض کیا، یا اللہ کریم مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر ایک دن کھاؤں، تو دوسرے دن بھوکا رہوں، تاکہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ وزاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب کھاؤں تو تیرا شکر و حمد کروں۔ (ترمذی،کتاب الزھد، ۴/۱۵۵، حدیث: ۲۳۵۴)

☆ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کھانے سے پہلے بھوک لگی ہونا ضروری ہے، جو کوئی کھانا شروع کرتے وقت بھی بھوکا ہو اور ابھی بھوک باقی ہو اور ہاتھ کھینچ لے وہ ہرگز طبیب کا مُحتاج نہ ہو گا۔ (اِحْیاءُ الْعُلوم، ۲/۵) ☆ پیٹ بھر کر کھانا مُباح یعنی جائز ہے مگر اپنے پیٹ کو حرام اور شُبُھات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و دنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ ☆ کھانا مُیَسَّر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کوئی کمال نہیں، وافِر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوُجُود اللہ کریم کی رضا کی خاطِر بھوک برداشت کرنا یہ حقیقت میں کمال ہے۔

☆ روزانہ ایک مرتبہ کھانا سُنّت ہے، چُنانچہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب

صُبح کھانا کھا لیتے تو شام کو نہ کھاتے اور اگر شام کو تناول فرما لیتے تو صُبح نہ کھاتے۔ (کنز العُمّال، کتاب الشمائل، حصہ ۷/۴، ۳۹، حدیث: ۱۸۱۷۳) ☆ اگر دین و دنیا کے کاموں میں رُکاوٹ نہ پڑتی ہو، والِدَین وغیرہ بھی ناراض نہ ہوتے ہوں، تو خوب نَفْل روزے رکھنے چاہئیں۔ ☆ ڈٹ کر کھانے سے پیٹ بھاری ہو جاتا، اَعضا ڈھیلے پڑ جاتے اور بدن سُست ہو جاتا ہے اور عبادات میں دل جَمعی نصیب نہیں ہوتی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد